بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۳۸/۷۳ | پیر ۵ جمادی الثانی ۱۴۰۴ھ ۔ ۱۹ امان ۱۳۶۳ ہش ۔ ۱۹ مارچ ۱۹۸۴ء | نمبر ۶۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

۔ ربوہ ۱۸ مارچ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں آج صبح کی اطلاع منظر ہے کہ

"متلی۔ بلڈ پریشر اور ٹانگوں میں درد کی وجہ سے طبیعت زیادہ خراب ہے رات بیچینی رہی"

احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین

۔ برادرم ارشاد احمد ملہی صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ابن مکرم چوہدری غلام حیدر صاحب ملہی صدر جماعت چک ۵۶ ضلع بہاولنگر کا نکاح بہمراہ مکرم ساجدہ شہناز صاحبہ بنت مولوی کریم بخش صاحب آف بہاولپور مکرم سلطان محمود احمد صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے مورخہ ۲۹ دسمبر ۱۹۸۳ء بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں پڑھایا۔ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت دعا میں شمولیت فرمائی۔

مورخہ ۲ فروری ۱۹۸۴ء بہاولپور میں تقریب رخصتانہ عمل میں آئی جس میں مکرم مولوی رحمت اللہ صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔ مورخہ ۳ فروری کو دعوت ولیمہ کا انتظام کیا گیا جس میں کثرت سے احباب شریک ہوئے۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس رشتہ کو دونوں خاندانوں اور جماعت احمدیہ کے لئے ہر جہت سے موجب خیر و برکت بنائے آمین۔ (نعمت اللہ بشارت رکن حلقہ دفتر نویسی ربوہ)

ربوہ میں جلسہ یوم مسیح موعود

مورخہ ۲۴ مارچ ۸۴ء بروز ہفتہ مسجد مبارک میں صبح نو بجے سے بارہ بجے دوپہر تک "جلسہ یوم مسیح موعود" منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تمام اہالیان ربوہ سے درخواست ہے کہ وہ اس جلسہ میں کثرت سے شامل ہوں۔ اس جلسہ میں جید علماء تقاریر فرمائیں گے۔ تمام دوست ان کی تقاریر سے استفادہ فرماویں!

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اِنسان کا اعلیٰ کمال خدا تعالیٰ کا وصال ہے

انسان کی قوتوں کا اصل مقصود خدا کی معرفت پرستش اور محبت ہے

"انسان کو جو کچھ اندرونی و بیرونی اعضاء دیئے گئے ہیں یا جو کچھ قوتیں عنایت ہوئی ہیں اصل مقصود ان سے خدا کی معرفت اور خدا کی پرستش اور خدا تعالیٰ کی محبت ہے۔ اسی وجہ سے انسان دنیا میں ہزاروں شغلوں کو اختیار کر کے پھر بھی بجز خدا تعالیٰ کے اپنی سچی خوشحالی کسی میں نہیں پاتا۔ بڑا دولتمند ہو کر بڑا عہدہ پا کر بڑا تاجر بن کر بڑی بادشاہی تک پہنچ کر بڑا فلاسفر کہلا کر آخر ان دنیوی گرفتاریوں سے بڑی حسرت کے ساتھ جاتا ہے اور ہمیشہ دل اس کا دنیا کے استغراق سے اس کو ملزم کرتا رہتا ہے۔ اور اس کے مکروں اور فریبوں اور ناجائز کاموں میں کبھی اس کا کانشنس اس سے اتفاق نہیں کرتا۔ ایک دانا انسان اس مسئلہ کو اس طرح بھی سمجھ سکتا ہے کہ جس چیز کے قویٰ ایک اعلیٰ سے اعلیٰ کام کر سکتے ہیں اور پھر آگے جا کر ٹھہر جاتے ہیں وہ اعلیٰ کام اس کی پیدائش کی علت غائی سمجھی جاتی ہے۔ مثلاً بیل کا کام اعلیٰ سے اعلیٰ قلبہ رانی یا آب پاشی یا باربرداری ہے۔ اس سے زیادہ اس کی قوتوں میں کچھ ثابت نہیں ہوا۔ سو بیل کی زندگی کا مدعا یہی تین چیزیں ہیں۔ اس سے زیادہ کوئی قوت اس میں پائی نہیں جاتی۔ مگر جب ہم انسان کی قوتوں کو ٹٹولتے ہیں کہ ان میں اعلیٰ سے اعلیٰ کون سی قوت ہے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ خدائے اعلیٰ و برتر کی اس میں تلاش پائی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ چاہتا ہے کہ خدا کی محبت میں ایسا گداز اور محو ہو کہ اس کا اپنا کچھ بھی نہ رہے سب خدا کا ہو جائے۔ وہ کھانے اور سونے وغیرہ طبعی امور میں دوسرے حیوانات کو اپنا شریک غالب رکھتا ہے۔ صنعت کاری میں بعض حیوانات اس سے بہت بڑھے ہوئے ہیں بلکہ شہد کی مکھیاں بھی ہر ایک پھول کا عطر نکال کر ایسا نفیس شہد پیدا کرتی ہیں کہ اب تک اس صنعت میں انسان کو کامیابی نہیں ہوئی۔ پس ظاہر ہے کہ انسان کا اعلیٰ کمال خدا تعالیٰ کا وصال ہے۔ لہٰذا اس کی زندگی کا اصل مدعا یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف اس کے دل کی کھڑکی کھلے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۰۱، ۱۰۳)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ

۱۵ جمادی الثانی ۱۴۰۴ھ
۱۹ امان ۱۳۶۳ ہش

اللہ تعالیٰ کی ایک قدیم سنّت

اور

اس میں پوشیدہ حکمت

اللہ تعالیٰ کی قدیم سے یہ سنت ہے کہ وہ اپنے جن بندگانِ اخص کو عزیمت کے مقام پر فائز کر کے اصلاحِ خلق کے عظیم الشان کام پر مامور فرماتا ہے اور ان کے ذریعہ ایک انقلاب نو کی طرح ڈالتا ہے وہ اپنی حکمت بالغہ کے تحت انہیں اور ان پر ایمان لانے والوں کو پہلے ابتلاؤں کے طویل دور میں سے گزارتا ہے اور جب اس کا مقرر کردہ وہ دور گزر جاتا ہے تو پھر ان کے لئے آسانیاں پیدا کر کے ترقی کے دروازے ان پر کھول دیتا ہے۔ اس نئے دور کے شروع ہوتے ہی اہل حق کا قدم تیزی سے آگے بڑھنے لگتا ہے یہاں تک کہ حق پورے طور پر غالب آجاتا ہے اور یہ بات عملاً بھی پایۂ ثبوت کو پہنچ جاتی ہے کہ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۚ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا ۝ (بنی اسرائیل آیت ۸۲)

اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ کوئی ایک نبی بھی ایسا نہیں گزرا جس کی اس کی قوم نے شدید مخالفت نہ کی ہو، اس کا تمسخر نہ اڑایا ہو اور اسے اور اس پر ایمان لانے والوں کو انسانیت سوز مظالم کا تختۂ مشق نہ بنایا ہو۔ اور اسی لئے ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ کوئی ایک نبی اور مامور بھی ایسا نہیں گزرا جو مخالفین کی طرف سے کی جانے والی ان تمام اہانتوں، تمسخروں، ایذا رسانیوں اور ظلموں اور زیادتیوں کے باوجود اپنے مشن میں کامیاب نہ ہوا ہو، یعنی باطل نہ مٹا ہو اور حق پوری شان کے ساتھ غالب نہ آیا ہو۔ ہمیشہ یہی ہوا اور ہوتا آیا ہے کہ خدا تعالیٰ کا ہر فرستادہ اپنے مخالفوں کے ہاتھوں بہت کچھ دکھ اٹھانے اور اذیتیں سہنے کے بعد آخر فتح یاب ہوا۔ اس کے مخالفین تعداد میں بہت زیادہ ہونے اور بے انتہا طاقتور ہونے کے باوجود اپنے منصوبوں اور تدبیروں میں ناکام رہے اور ناکام و نامراد ہی اس دنیا سے رخصت ہوئے۔ اس کے بالمقابل وہ خود (یعنی فرستادۂ حق) انتہائی کمزوری بے سروسامانی اور بے بضاعتی کے باوجود کامیابی اور کامرانی سے ہمکنار ہوا اور خدائی تدبیر کے کارگر ہونے کے نتیجہ میں حق کا غلبہ اپنے کمال کو پہنچے بغیر نہ رہا۔ اس طرح ہر بار دنیا نے اس امر کا عملی ثبوت مشاہدہ کیا کہ

كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا ۗ وَاللّٰهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝ (التوبہ آیت ۴۱)

ترجمہ:۔ اللہ ہی کی بات اونچی ہو کر رہتی ہے اور اللہ بڑا غالب اور حکمت والا ہے۔

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کو ابتلاؤں میں سے کیوں گزارتا ہے اور انہیں ان کے مخالفوں کے ہاتھوں ظلم و ستم کا کیوں تختۂ مشق بننے دیتا ہے؟ ابتلاؤں کے آنے میں اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی حکمت پوشیدہ ہوتی ہے۔ وہ حکمت یہ ہے کہ ان ابتلاؤں کی کٹھالی میں سے مومن کندن بن کر نکلتے ہیں۔ مشکلات و مصائب کا یہ دور ان کے روحانی قویٰ کی نشوونما کا موجب بنتا ہے اور وہ اس دور میں خدا تعالیٰ کے قریب ہو کر اس کی عجیب در عجیب قدرتوں کا مشاہدہ کرتے ہیں وہ اس کے حضور روتے اور گڑگڑاتے ہیں۔ مکاشفات اور رؤیا و صادقہ کا دروازہ ان پر کھولا جاتا ہے اور دعاؤں کی قبولیت کے حظ سے وہ بہرہ ور کئے جاتے ہیں، خدا ان سے ہمکلام ہو کر انہیں تسلی دیتا ہے اور بشارتوں سے انہیں نوازتا ہے۔ دنیا کی نگاہ میں وہ مشکلات و مصائب کی چکی میں پس رہے ہوتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی تسلیوں اور بشارتوں کی وجہ سے وہ دمِ نقد بہشت میں ہوتے ہیں۔ یہی وہ زمانہ ہوتا ہے جس میں ان کے ایمان قوی سے قوی تر اور دل نورِ یقین سے پُر ہو رہے ہوتے ہیں اور پھر جب یہ بشارتیں پوری ہوتی ہیں اور حق کا غلبہ ظاہر ہوتا ہے تو خدائی وعدوں کا یہ ایفاء ان کے لئے نئے نئے رنگ میں ازدیادِ ایمان اور ایقان کا موجب بنتا ہے۔

الغرض مامورینِ الٰہی اور ان کے متبعین پر آنے والے ابتلاؤں میں اللہ تعالیٰ کی ورا الورا حکمتیں پوشیدہ ہوتی ہیں جو اپنے اپنے وقت پر ظاہر ہو کر ان کے ازدیادِ ایمان و یقین کا موجب بنتی ہیں۔ امام آخر الزمان سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مامورینِ الٰہی پر آنے والے دورِ ابتلاء سے متعلق اللہ تعالیٰ کی اس قدیم سنت کا اور اس میں پوشیدہ حکمتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

فاذا تم امر التوهين والتحقير والايذاء وظهر ما اراد الله من الابتلاء۔ فيتموّج حينئذ غيرة الله لاحبائه من السماء۔ ويطلع الله عليهم ويجدهم من المظلومين۔ ويرى انهم ظلموا وسُبّوا وشتموا وكُفّروا من غير حقٍ واُذوا من ايدى الظالمين۔ فيقوم ليُتمّ لهم سنّته۔ ويريهم رحمته۔ ويؤيّد عباده الصالحين فيُلقى فى قلوبهم ليقبلوا على الله كُلّ الاقبال۔ ويتضرّعوا فى حضرته فى الغدوّ والآصال۔ وكذالك جرت سنّته فى المقربين المظلومين۔ فتكون لهم الدولة والنّصرة فى آخر الامر۔ و يجعل الله اعداءهم طعمة الاسد والنمر۔ وكذالك جرت سنته للمخلصين۔ انهم لا يُضاعون۔ ويُباركون ولا يحقّرون۔ ويُكرمون۔ ويُحمدون۔ ولا يُسبّون۔ ويسعى الرجال اليهم ولا يتركون۔ يُدخلون فى النّار ولكن لا للنّار۔ ويولجون فى اللجّة ولكن لا للضيعة۔ بل الله يظهر انوارهم عند الابتلاء۔ ثم يهلك اعداءهم بانواع الاخزاء۔

ترجمہ:۔ پس جس وقت توہین اور ایذا کا امر کمال کو پہنچ گیا اور جو ابتلاء خدا کے ارادہ میں تھا وہ ہو چکا، اُس وقت خدا تعالیٰ کی غیرت اس کے دوستوں کے لئے جوش مارتی ہے اور خدا انکی طرف دیکھتا ہے اور ان کو مظلوم پاتا ہے اور دیکھتا ہے کہ وہ ظلم کئے گئے اور گالیاں دیئے گئے اور ناحق کافر ٹھہرائے گئے۔ اور ظالموں کے ہاتھ سے دکھ دیئے گئے۔ پس وہ کھڑا ہوتا ہے تاکہ ان کے لئے اپنی سنت پوری کرے اور اپنی رحمت کو دکھلائے اور اپنے نیک بندوں کی مدد کرے۔ پس ان کے دلوں میں ڈالتا ہے تاکہ پورے طور پر خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوں اور صبح و شام اس کی جناب میں تضرع کریں اور اسی طرح اس کی سنّت اُس کے مقربین کی نسبت جاری ہے۔ پس آخر کار دولت اور مدد ان کے لئے ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ ان کے دشمنوں کو شیروں اور پلنگوں کی غذا کر دیتا ہے اور اسی طرح مخلصوں میں سنت اللہ جاری ہے۔ وہ ضائع نہیں کئے جاتے اور ریزہ ریزہ نہیں کئے جاتے ہیں اور حقیر نہیں کئے جاتے اور بزرگ کئے جاتے ہیں۔

(باقی دیکھیں صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملٹن ہوٹل لاہور کے استقبالیہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا خطاب

سپین میں اللہ تعالیٰ کے فرشتوں نے اسلام کے حق میں غیر معمولی تائید کی فضا پیدا کر دی تھی

سپین کے ماضی اور اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کے دور کا نہایت پُر اثر تذکرہ

(مرتبہ: مکرم یوسف سلیم ملک صاحب ایم اے انچارج صیغہ زود نویسی - ربوہ)

تلاوت قرآن کریم کے بعد امیر جماعت احمدیہ لاہور محترم چوہدری حمید نصر اللہ خاں صاحب نے مندرجہ ذیل ایڈریس پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

بخدمت سیدنا و امامنا حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع

ایدکم اللہ بنصرہ العزیز

سیدی سب سے پہلے یہ خاکسار جماعت احمدیہ لاہور کے تمام احباب کی حضور کی خدمت میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، اھلاً وسھلاً ومرحبا عرض کرتا ہے ہماری خوش بختی ہے کہ آج ہمارے درمیان ایک ایسی ہستی جلوہ فرما ہے جس کا وجود حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد کا زندہ ثبوت ہے کہ

"جب میں جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیجے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہیگی"

یہ دوسری قدرت وہ سلسلہ خلافت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے جماعت احمدیہ میں جاری فرمایا جس کے چوتھے مظہر آپ ہیں۔

پیارے آقا! تمام افراد جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لاتے ہیں کہ اس رحیم وکریم خدا نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیشگوئی کو انتہائی شان سے پورا فرمایا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی رضؓ کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے ان الفاظ میں فرمائی تھی

لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَیَّا لَنَالَہٗ رَجُلٌ اَوْ رِجَالٌ مِّنْ ھٰؤُلَاءِ یعنی اگر ایمان ثریا ستارے تک جا پہنچے گا تو اہل فارس میں سے ایک شخص یا زیادہ اشخاص اسے واپس لے آئینگے

حضرت رسول اکرمؐ کا یہ مبارک قول حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپکے خلفاء کے ذریعے نہایت شان کے ساتھ پورا ہوا جن میں ایک آپ کا وجود بھی ہے۔

سیدنا! اس بابرکت موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ ناچیز حضور کی خدمت میں آپ کے حالیہ کامران و کامگار تبلیغی و تربیتی دورۂ یورپ پر بھی مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہے جسمیں حضور ایدکم اللہ تعالیٰ نے بیسیوں مجالس عرفان - پریس کانفرنسوں اور استقبالیہ دعوتوں سے خطاب فرمایا جن کی خبریں وہاں کثیر الاشاعت جرائد و رسائل میں نہایت نمایاں طور پر شائع ہوئیں اور یوں اسلام کا پیغام کروڑوں افراد تک پہنچا۔ اور دورہ کے آخر میں حضور نے اسپین کے صوبہ قرطبہ کے نواحی قصبہ پیدرو آباد میں مسجد بشارت کا افتتاح فرمایا جو اس ملک میں ۷۴۶ سال کے بعد تعمیر ہونیوالی پہلی مسجد ہے جس پر کبھی مسلمانوں نے سینکڑوں سال جاہ وجلال سے حکومت کی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس یادگار تقریب میں شرکت کی سعادت اس ناچیز کو بھی حاصل ہوئی تھی جس کا روح آفریں نظارہ آج بھی نگاہوں کے سامنے ہے۔ اس بابرکت تقریب کی روحانی عظمت اور مقبولیت کا اندازہ اسی ایک بات سے ہو سکتا ہے کہ دنیا کے بیشتر ممالک کے سمعی و بصری نشریاتی اداروں نے اس تقریب کی نہایت خوش آئند الفاظ میں خبریں نشر کیں اور قلم دکھائی اور عالمی شہرت کے مالک کثیر الاشاعت جرائد و رسائل نے اپنے اداریتی کالموں میں اس کا ذکر خیر کیا

وہ ملک جسمیں کبھی اسلام کا نام لینا ممنوع تھا اور جہاں سے مسلمانوں کو نکالنے کے بعد عیسائی حکمرانوں نے دعویٰ کیا تھا کہ اب کبھی اسلام اور اسلام کے داعی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اس خطہ ارض میں دوبارہ واپس نہیں آئے گا۔ حضرت سید ولد آدم وجہ تخلیق کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلفاء کی کوششوں کے نتیجہ میں وہاں "اللہ اکبر" کی ندا گونجی اور اس شان اور اہتمام سے گونجی کہ خود سپین کے تمام اخبارات سرتاپا تحسین بن گئے اور مسجد بشارت کا خیر مقدم کئے بغیر نہ رہ سکے۔ طوالت کے خوف کے باعث میں ان میں سے قرطبہ کے صرف ایک جریدہ لاووز یعنی "صدائے قرطبہ" کے اداریہ کا ایک مختصر سا اقتباس پیش کرتا ہوں۔ جریدہ لاووز نے لکھا:-

"بیشک پیدرو آباد میں تعمیر ہونیوالی مسجد جماعت احمدیہ کیلئے انتہائی مذہبی اہمیت کی حامل ہے جسکے افتتاح کے موقعہ پر دو ہزار کے لگ بھگ احمدی دنیا کے کونے کونے سے کھنچے چلے آئے ہیں لیکن یہ مسجد اہل قرطبہ کیلئے بھی کچھ کم اہمیت کی حامل نہیں اس لئے کہ یہ رواداری اور مذہبی عقائد کی آزادانہ تبلیغ و اشاعت کے سلسلہ میں ایک یادگار بنیاد کی حیثیت رکھتی ہے اور تاریخی اعتبار سے اس کا رشتہ رواداری کے اس جذبہ اور روح کیساتھ جا ملتا ہے جس کا مظاہرہ خلفائے قرطبہ نے اپنے دورِ حکومت میں کیا۔ دریائے ولوئی الکبیر کے کنارے پیدرو آباد کے قرب میں واقع اس نو تعمیر مسجد کے خوبصورت مینار ہمیں ایک خاص تاریخی جذبہ کا احساس دلاتے ہیں۔ اس حقیقت کا انکار کئے بغیر کہ قرطبہ اور اندلس میں عیسائیت کی جڑیں بہت مضبوط اور گہری ہیں ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ یہ مینار رواداری کی علامت اور نشان کی حیثیت رکھتے ہیں اور ان میں اس اہم تاریخی ماضی کو دوہرانے کا ایک واضح اشارہ موجود ہے جسے یکسر فراموش کر دینے کا کوئی جواز نہیں"

سیدی! آخر میں حضور کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم سچے مسلمان ہونے کی حیثیت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد کے مطابق زندگی گزارنے والے ہوں:- کہ

"خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو اور مخلوق کی پرستش نہ کرو اور اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جاؤ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو اور اسی کے ہو جاؤ اور اسی کیلئے زندگی بسر کرو اور اس کیلئے ہر ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو کیونکہ وہ پاک ہے۔ چاہیئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔"

"قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ نوع انسان کیلئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ وجلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی نہ دو"

فقط والسلام حضور کا ادنیٰ خادم

حمید نصر اللہ خان امیر جماعت احمدیہ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سپاسنامہ ختم ہونے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ منبر پر تشریف لائے اور تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :-

مذہب کے نام پر قائم ہونیوالی حکومتوں کی دو شکلیں

"مذہب یا خدا کے نام پر قائم ہونیوالی حکومتوں کی دو انتہائی شکلیں ہمارے سامنے آتی ہیں

مذہب اور خدا کے نام پر قائم ہونیوالی ایسی بھی حکومتیں دنیا میں آئیں جن میں حکمران تقویٰ سے خالی نہ تھے۔ ان کے دلوں میں اس خدا کا خوف تھا جس کے نام پر وہ حکومت کرتے تھے اور ایسی حکومتیں بھی ہمارے سامنے آئیں جنہیں نام تو خدا کا لیا گیا اور اپنے آپ کو مذہب کی طرف منسوب کیا گیا لیکن حکومت کرنیوالوں کے دل تقویٰ سے اسی طرح خالی تھے جیسے ایک گھونسلا ہو جسے پرندہ ہمیشہ کیلئے چھوڑ گیا ہو۔ اس کے گھونسلے میں گند تو ملتا ہے پرانے بوسیدہ پروں کے نشان تو ملتے ہیں مگر وہ رونق نہیں ہوتی جو ہر مسکن کو زندگی سے نصیب ہوا کرتی ہے۔

سرزمینِ اندلس اور مسلمانوں کا عروج

اس تاریخی عمل کے مطالعہ کیلئے تمام دنیا کے ممالک میں سب سے زیادہ مواد سپین کی سرزمین میں ملتا ہے۔ یہ دونوں عمل یہاں بڑے واضح رنگ میں جاری ہوئے۔ اور اپنی انتہاء کو پہنچے چنانچہ آج کی دنیا کی تاریخ میں اگر ایک ملک کا انتخاب کرنا ہو جسمیں دونوں قسم کی مثالیں اپنے درجہ کمال کو پہنچی ہوئی دیکھنی ہوں تو یہ ملک بلا اختلاف اور بلاشبہ اندلس کی سرزمین ہے۔

ایک دور وہاں ایسا آیا جبکہ متقی اور خدا رسیدہ مسلمانوں کی حکومت تھی ان میں کمزوریاں بھی تھیں ان میں نسبتاً کم تقویٰ شعار لوگ بھی تھے لیکن اس حکومت کی عمومی حالت یہ تھی کہ تقویٰ کا رنگ اُن پر ہمیشہ غالب رہا اس کے نتیجہ میں سپین کی سرزمین پر ایک ایسی حکومت حکومت قائم ہوئی کہ آج تک مخالف سے مخالف یورپین مؤرخ بھی یہ کہنے سے نہیں ہچکچاتا کہ تمام یورپ کی تاریخ میں کبھی کسی نے ایسی شاندار حکومت نہیں دیکھی، ایسی انصاف پسند حکومت نہیں دیکھی، جیسی کہ مسلمانوں کے زمانۂ عروج میں اندلس کی سرزمین میں دیکھی گئی۔

اس کی داستان بہت لمبی ہے۔ مسلمانوں کی اس حکومت میں حیرت انگیز فراخ دلی اور وسیع حوصلگی کا مظاہرہ کیا گیا یہاں تک کہ وہ بدقسمت یہودی جو خدا جانے کس بات کا انتقام آج مسلمانوں سے لے رہے ہیں ان کا تمام تر عروج مسلمانوں کے مرہونِ منت تھا۔ مسلمانوں کی طرف سے حیرت انگیز وسیع حوصلگی کے ساتھ ان کو پنپنے اور پرورش پانے کا موقع دیا گیا یہاں تک کہ دنیا کے تمام علوم میں انہوں نے ترقی کی۔ دنیا کے تمام فنون میں انہوں نے کمال حاصل کیا۔ اور جب یہ حکومت ٹوٹی تو اس کے کھنڈرات پر ہی دراصل یورپ کی دیگر حکومتوں کی تعمیر کی گئی۔ اسی طرح عیسائیوں کے ساتھ بھی مسلمانوں کے حسنِ سلوک کے بیشمار واقعات ملتے ہیں اور عیسائی مؤرخین جب ان کا ذکر کرتے ہیں تو ان کا سر ندامت کے ساتھ جھک جاتا ہے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اس روشن تاریخ سے نکل کر انہیں لازماً اس ظلماتی تاریخ میں بھی داخل ہونا پڑیگا جب ان کے اپنے زعم کیمطابق عیسائیت پوری شان و شوکت کے ساتھ سپین میں جانشین تھی۔ یہ دور اس برعکس صورت کی انتہائی مثال ہے۔

تاریک دور کا آغاز

ازابیلا اور فرڈی نینڈ کے آنے کیساتھ تاریکی کا یہ دور شروع ہوتا ہے۔ اس سے پہلے بھی سپین میں اگرچہ انکیوزیشن (INQUISITION) کی انسٹی ٹیوشن (INSTITUTION) پوپ کی اجازت سے ۱۲۹۰ء میں قائم کی گئی تھی مگر جلد ہی پوپ نے محسوس کیا تھا کہ اس IQUISITION کا اتنا غلط استعمال شروع ہو گیا ہے کہ عیسائیت کو اس سے شدید نقصان پہنچے گا۔ چنانچہ پوپ کی طرف سے یہ اجازت واپس لے لی گئی۔ لیکن ازابیلا اور فرڈی نینڈ جنہوں نے آکر مسلمان حکومت کا خاتمہ کیا انہوں نے ۱۴۸۰ء میں دوبارہ اس انسٹی ٹیوشن کو زندہ کیا۔ شروع میں اس انسٹی ٹیوشن کے ذریعہ عیسائیوں پر مظالم ہوئے کیونکہ ان کا دعویٰ یہ تھا کہ INQUISITION کے نظام کا تعلق صرف عیسائیوں سے ہے اور یہ ہمارا اندرونی معاملہ ہے اور اس کا کسی بین الاقوامی ضابطۂ اخلاق سے کوئی تعلق نہیں۔ ہم اپنے ماننے والوں پر جس قسم کی عقوبت چاہیں عائد کر سکتے ہیں یہ ہمارا اندرونی معاملہ ہے۔ چنانچہ INQUISITION کی تاریخ میں یہ بات لکھی گئی کہ صرف عیسائی ہی نہیں بلکہ رومن کیتھولک عیسائی فرقے کو مذہبی سزائیں دینے کیلئے INQUISITION کے نام پر ایک انسٹی ٹیوشن قائم کیا جاتا ہے۔ چنانچہ ازابیلا اور فرڈی نینڈ نے پہلے تو خود عیسائیوں پر کچھ مظالم کئے لیکن معلوم یہ ہوتا ہے کہ ان کی نیت کچھ اور تھی چنانچہ جب ۱۴۹۲ء میں مسلمانوں کا سپین سے انخلاء ہوا تو اس انسٹی ٹیوشن کو خالصتہً مسلمانوں کو سزا دینے کیلئے استعمال کیا جانے لگا۔ پہلے پہل یہ دعویٰ کیا گیا کہ ہم INQUISITION کے ذریعہ کسی غیر مذہب کو سزا نہیں دے سکتے۔ لیکن مسلمانوں کیلئے اب دو ہی صورتیں ہیں یا تو وہ عیسائیت قبول کریں اور یا ہمیشہ کیلئے اس ملک کو چھوڑ کر چلے جائیں۔ اس کے بعد مختلف حیلوں اور بہانوں سے انہوں نے مسلمانوں کے ایک طبقہ کو عیسائی بننے پر مجبور کر دیا اور جب وہ عیسائی بن گئے تو پھر INQUISITION کا اطلاق کر کے تاریخ کے ایک ہی سال میں تین ہزار مسلمانوں کو زندہ جلا دیا گیا کیونکہ اب ان پر عیسائیت کی چھاپ لگ چکی تھی اور کہا یہ گیا کہ تم عیسائی تو ہو مگر دل سے عیسائی نہیں۔ جب اس پر بھی پوری طرح اطمینان نہ ہوا تو وہاں کے لارڈ بشپ نے یہ تجویز پیش کی کہ باقی ماندہ مسلمانوں کو اس ملک سے ختم کرنے کیلئے یہ قانون بنا دیا جائے کہ یا تو وہ کلیتہً ملک چھوڑ دیں یا مرد و عورتوں اور بچوں کو بلا استثناء تہ تیغ کر دیا جائے لیکن اس نے اپنی تجویز میں عیسائیت کے فروغ کیلئے یہ پہلو باقی رکھا کہ اگر ان میں سے کوئی عیسائی ہو جائے تو اس کو معاف کر دیا جائے گا یا جو پہلے سے عیسائی ہیں تو ان کو اس سے مستثنیٰ قرار دیا جائیگا لیکن ایک اور سر پھرا اور مخبوط الحواس پادری اب بھی تھا جس نے اس تجویز کو تنقید کا نشانہ بنایا اور کہا کہ وہ جو پہلے عیسائی ہو چکے ہیں انکو باقی رکھنے کا تمہارے پاس کیا جواز ہے۔ تمہیں تو پتہ ہی نہیں کہ وہ دل سے عیسائی ہوئے ہیں یا نہیں۔ یہ تو خدا بہتر جانتا ہے۔ اب بات کتنی سچی اور حقیقی ہے۔ انسان کو کیا پتہ کہ کوئی دل سے کیا ہے۔ لیکن اسکا نتیجہ کتنا خطرناک اور غلط نکالا جا سکتا ہے یہ اسکی مثال ہے۔ اس نے کہا کہ چونکہ تم یہ نہیں جان سکتے کہ ان کے دل میں کیا ہے عیسائیت ہے یا اسلام ہے اس لئے انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ سب کو قتل کر دو۔ خدا آپ ہی چھان بین کر لے گا کہ کون جہنمی ہے اور کون جنتی ہے۔ اس نے جس کو جہنم میں پھینکنا ہوا جہنم میں ڈالیگا جس کو جنت میں داخل کرنا ہوا اس کو وہ جنت میں داخل کر دیگا۔ ظلم کونسا ہو گیا اس میں۔

مسلمانانِ اندلس کی دکھ بھری داستان

چنانچہ اس ترکیب پر بھی عمل کیا گیا۔ سپین کی تاریخ ایسی خوفناک اور سیہ کاری سے داغدار ہے کہ اس بات کو بھی تسلیم کیا گیا جسکے نتیجہ میں ہزارہا ان عیسائیوں کو بھی تہ تیغ کیا گیا جو پہلے مسلمان تھے۔ اور دوسری طرف تکھو کھہا مسلمانوں کو واقعتہً قتل کر دیا گیا۔ اس پر بھی ان کا دل ٹھنڈا نہ ہوا کیونکہ ابھی مسلمانوں کی خصوصاً جنوب کے پہاڑی علاقوں میں ایک بہت بڑی تعداد آباد تھی ۳۰-۴۰ لاکھ تک وہ تعداد بتائی جاتی ہے۔ ان سب کو تہ تیغ کر دینا یا زندہ جلا دینا کوئی آسان کام نہ تھا۔ چنانچہ انکے متعلق یہ فیصلہ کیا گیا کہ انکو ملک بدر کر دیا جائے۔ اور ملک بدر کرتے ہوئے راستے میں قزاقوں اور قاتلوں کی ایسی ٹولیاں مقرر کی گئیں جو حتی المقدور ایک مسلمان کو بھی ملک سے باہر نہ جانے دیں چنانچہ مسلمانوں کے ایسے جتنے قافلے بھی روانہ ہوئے ان پر کیا بیتی اسکی تفصیل میں تو عیسائی مؤرخین اختلاف کرتے ہیں کوئی زیادہ تعداد بتاتا ہے کوئی کم بتاتا ہے لیکن ایسے ہی ایک واقعہ کے متعلق مسلمہ اعداد و شمار یہ ہیں کہ ایک لاکھ چالیس ہزار کا جو قافلہ روانہ ہوا تھا اس میں سے ایک لاکھ تہ تیغ کر دیئے گئے اور بقیہ چالیس ہزار کے متعلق نہیں کہا جا سکتا کہ سمندر کی موجوں نے بھی ان پر رحم کیا یا نہیں۔ وہ بچ نکلنے میں کامیاب ہو سکے یا نہیں۔

آفتابِ اسلام کی مستعار روشنی

یہ وہ بھیانک تاریخ ہے یعنی اُس تاریخی عمل کا دوسرا پہلو ہے جس کے متعلق میں نے یہ بتایا ہے کہ مذہب کے نام پر قائم ہونیوالی حکومتیں جب مذہب سے عاری ہو جاتی ہیں یا جب تقویٰ سے عاری ہو جاتی ہیں تو انتہائی بھیانک اور خوفناک حکومت وجود میں آجاتی ہے چنانچہ اس کے متعلق مشہور مؤرخ لین پول یہ لکھتا ہے کہ ازابیلا کے دور میں جب مسلمانوں کا انخلاء کر دیا گیا تو کچھ دیر تک عیسائی حکومت بظاہر ایک شان کے ساتھ چمکتی رہی اور اسمیں دنیاوی ترقیات کے آثار بھی ہمیں ملتے ہیں لیکن آج جب ہم مڑ کر ان واقعات کا تجزیہ کرتے ہیں اور بعد میں ظاہر ہونیوالی تاریخ کے پس منظر میں اس کو دیکھتے ہیں تو ہم یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ وہ روشنی ایک مستعار روشنی تھی۔ اسلام کے غروب ہونیوالے سورج نے جو روشنی پیچھے چھوڑی تھی وہ شام کے دھندلکوں میں رفتہ رفتہ غائب ہوتی چلی گئی اور پھر ایک ایسی رات نے سپین کو گھیر لیا جس سے آج تک سپین باہر نہیں نکل سکا وہ ملک جو یورپ میں سب سے زیادہ ترقی یافتہ ملک تھا جس نے احیائے علوم کی بنیاد ڈالی تھی وہ اس زمانہ سے لیکر آج تک یورپ کا انتہائی پسماندہ ملک کہلاتا ہے۔ تمام علوم و فنون اس کو چھوڑ گئے اور تمام رونق اور بہار اس کے چہرے سے اُڑ گئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کے ذریعے تبلیغ اسلام کا آغاز

یہ وہ سپین ہے جس میں جب جماعت احمدیہ نے تبلیغ اسلام کی بنیاد ڈالی تو اس وقت اعلیٰ اخلاقی قدروں کا کوئی نشان وہاں نہیں ملتا تھا۔ ہاں وہ INSTITUTION (انسٹی ٹیوشن) جو INQUISITION (انکوزیشن) کہلاتا تھا اس کے آثار ابھی زندہ تھے۔ مذہبی منافرت کی اقدار ابھی تک وہاں اگر پوری طرح قائم نہیں تھیں تو ان کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی نفرت برسرِ عام مشاہدہ کی جا سکتی تھی۔ یہ میں ۱۹۴۵ء کی بات کر رہا ہوں۔ اس وقت اگرچہ سپین میں ڈکٹیٹر شپ قائم تھی لیکن سب اہل بصیرت جانتے ہیں کہ اس ڈکٹیٹر شپ کے پس منظر میں ایک مضبوط عیسائی جتھا کام کر رہا تھا۔ بظاہر ایک آزاد ڈکٹیٹر جنرل فرانکو کی حکومت قائم تھی لیکن ایک شعشہ کا بھی اس بات میں اختیار نہیں تھا کہ مذہبی معاملات میں اس جنتا کی رائے کو رد کر دے۔ اس حالیہ تاریخ تک یعنی ۱۹۴۵ء کی تاریخ کے زمانہ تک بلکہ اس کے بعد تک حالت یہ تھی کہ رومن کیتھولزم کے سوا کسی اور فرقے کو نہ وہاں تبلیغ کی اجازت تھی نہ اپنا گرجا بنانے کی۔

اسلام کا بطلِ جلیل، شجاعت کا پیکر:

چنانچہ ہمارے اس وقت کے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے قادیان میں ایک خطبہ میں سپین کی یادوں کو اس طرح زندہ کیا کہ سننے والوں کے دل خون ہو گئے آپ نے اس درد کے ساتھ قربانی کرنے والوں کو پکارا کہ ہر دل بے قرار تھا کہ کاش مجھے اس بات پر مامور کیا جائے کہ میں اسلام کے لئے اس سرزمین کو دوبارہ فتح کر دوں۔ آپ نے موسیٰ کی یاد دلائی۔ یہ وہ آخری جرنیل تھا جو بدقسمت ابو عبد اللہ کی سرکردگی میں غرناطہ کا آخری محافظ جرنیل کہلا سکتا ہے جب ابو عبد اللہ نے فیصلہ کیا کہ غرناطہ کی چابیاں عیسائیوں کے سپرد کر دی جائیں گی تو اس نے کہا کہ ٹھیک ہے تم یہ چابیاں ان کے سپرد کر دو مگر مجھے اجازت دو کہ میں اس شہر میں اب نہ رہوں اور مجھے باہر نکلنے کے لئے اتنا موقع دو کہ گیٹ کھول دیئے جائیں اور پھر میں واپس کبھی نہیں آؤں گا۔ چنانچہ وہ ہتھیاروں سے لیس ہوا۔ زرہ بکتر پہنی اور تن تنہا عیسائی فوج پر پل پڑا۔ اس نے کب تک لڑائی کی اور کتنے قتل کئے یہ بحث بے تعلق ہے لیکن عیسائی مؤرخ لکھتے ہیں کہ جب تک اس کے دم میں دم تھا وہ لڑتا رہا۔ جب اس کے گھوڑے کا دم ٹوٹ گیا تو وہ زمین پر گر پڑا تو گھٹنوں کے بل کھڑا چاروں طرف سے حملہ آور عیسائیوں کا مقابلہ کرتا رہا۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ اس کے دل کی ایک دعا تھی کہ اے خدا میں آخری مسلمان ہوں جو اس سرزمین پر تیرے نام کی خاطر اپنے خون کا آخری قطرہ بہانے کے لئے نکلا ہوں تو مجھے ان ظالموں کے ہاتھ میں نہ دینا یہ ناپاک ہاتھ میرے جسم کو نہ لگیں۔ چنانچہ مؤرخ لکھتے ہیں کہ وہ اس حال میں لڑتا اور مرتا ہوا اس شوریدہ پہاڑی نالے کے کنارے تک پہنچ گیا جس سے بچ نکلنا بظاہر ممکن نہیں تھا ہم یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ اس نے خودکشی کی کیونکہ کہا یہ جاتا ہے کہ اس نے تیر کر اس کو پار کرنے کی کوشش کی لیکن ہمیشہ کے لئے اس نالے کی موجوں کی نذر ہو گیا۔

موسیٰ کے خون کو رائیگاں نہ جانے دو:

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے بڑے درد کے ساتھ اور بڑے کرب کے ساتھ اس واقعہ کی یاد دلائی اور اپنے ماننے والوں کو پکارا کہ سپین کی سرزمین تمہیں قربانیوں کے لئے بلاتی ہے۔ طارق کی داستان تو پرانی ہو گئی مگر موسیٰ کے خون کا ایک ایک قطرہ تمہیں اپنی طرف بلا رہا ہے کون ہے جو اس آواز پر لبیک کہے اور کون ہے جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کو دوبارہ اس سرزمین پر بلند کرنے کے لئے اپنے سر دھڑ کی بازی لگانے کے لئے تیار ہو۔ اس زمانہ میں واقفین کی ایک بہت بڑی تعداد وہاں موجود تھی۔ اب تو اس میں اور بھی زیادہ اضافہ ہو چکا ہے لیکن اس وقت تک سینکڑوں ایسے نوجوان تھے جنہوں نے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد اپنی زندگیاں خدمتِ اسلام کے لئے وقف کر دی تھیں۔ صرف سپین کا سوال نہیں تھا بلکہ یورپ۔ افریقہ اور دیگر ممالک کے لئے بھی مبلغین تقسیم کئے جا رہے تھے۔ چنانچہ اس خطبہ کے بعد جب تقسیم شروع ہوئی تو ہر دل میں یہ تمنا بے قرار تھی کہ کاش سپین کی سرزمین کے لئے میرا نام ہو۔ وہ نام تقسیم ہوئے اور لوگ جن کو مختلف ممالک سونپے گئے وہ خوش خوش اپنے گھروں کو لوٹ رہے تھے لیکن ایک نوجوان کرم الٰہی ظفر سر جھکائے آبدیدہ اپنے گھر کو واپس لوٹ رہا تھا۔ اس کو اس بات کی حسرت تھی کہ خدا جانے کہ میری کیا شامتِ اعمال ہے یا میری نیت کا قصور ہے کہ مجھے کسی جگہ بھی تبلیغ کے لئے پسند نہیں کیا گیا۔

سپین کے پہلے مبلغ کا تقرر:

قادیان میں ایک چھوٹی سی جگہ ہے جہاں ریت کا ایک چھلہ سا بنا ہوا ہے ہم اسے ریتی چھلہ کہتے تھے۔ وہ ریتی چھلے پہنچا تو بعض واقفین نے اس کو آگے بڑھ کر سینے سے لگایا۔ اور مبارک بادیں پیش کرنے لگے اس نے تعجب سے کہا کہ مجھے کیا مبارک بادیں دیتے ہو۔ میں تو مبارک کے لائق نہیں ہوں مجھے تو میرے امام نے اس قابل نہیں سمجھا کہ میں دین کی خدمت سکوں۔ مبارک کے قابل تو تم ہو۔ انہوں نے کہا نہیں تمہیں علم نہیں تم جب چل پڑے تو اس کے بعد یہ فیصلہ ہوا کہ سرزمین سپین کے لئے تمہیں پہلا مبلغ بنایا جائے۔ معلوم ہوتا ہے اس کے دل میں ایک گہرے درد کی آواز تھی جسے خدا نے قبول فرما لیا لیکن جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے اس زمانہ میں بھی سپین کی حکومت انتہائی متشدد مذہبی حکومت تھی۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا تھا کہ ان کو کیسے بھجوایا جائے کس طرح ان کے گزارے کا سامان مہیا کیا جائے۔ وہاں کی حکومت سے اجازت کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ چنانچہ ان سے یہ کہا گیا کہ آپ کا نام تو سپین کے لئے چن لیا گیا ہے لیکن جماعت احمدیہ اس کے سوا اور کچھ نہیں کرے گی کہ آپ کو سپین میں داخل ہونے تک کا کرایہ دے گی۔ اس کے بعد آپ جانیں اور خدا جانے جس طرح بھی آپ کی پیش جائے اور بس چلے اس طرح اپنا گزارہ کریں۔ انہوں نے کہا مجھے منظور ہے۔

چنانچہ جب پہلی دفعہ سپین گئے تو تین مہینے کے اندر اندر اس عذر پر ملک سے نکال دیئے گئے کہ آپ کے پاس چونکہ اپنی آمد کا کوئی ذریعہ نہیں ہے اور باہر سے آپ کو کوئی امداد نہیں ملتی اس لئے آپ کا سپین میں رہنے کا کوئی حق نہیں اس پر وہ انگلستان آئے اور وہاں چھ مہینے ٹھہرے رہے۔ اس عرصہ میں انہوں نے عطر سازی کا کام سیکھا۔ جیسی تیسی بھی عطر سازی وہ کرتے تھے اسی کو اپنی آمد کا ذریعہ بنا کر وہ دوبارہ سپین چلے گئے اور تبلیغ کا ایک خاص طریق اختیار کیا۔

مجاہدِ اسلام عطر فروش کے لباس میں:

میں پہلی مرتبہ اکتوبر ۱۹۵۴ء میں جب سپین گیا تو ان کے کمرے میں اس وقت جب انہوں نے اجلاس بلایا تو خدا کے فضل سے تیس نومسلم اکٹھے ہوئے تھے۔ مجھے اتنی تعداد دیکھ کر تعجب ہوا۔ میں نے کہا آپ نے اتنے خطرناک حالات میں اتنی کامیاب تبلیغ کیسے کی۔ انہوں نے کہا میاں! کل میرے ساتھ چلیں میں آپ کو بتا دوں گا کہ کیسے تبلیغ کی۔ میں نے کہا ٹھیک ہے۔ صبح جب ہم روانہ ہوئے تو ان کے ہاتھ میں نہ کوئی کتاب تھی نہ کوئی بکچا اور نہ عطر کا کوئی اور سامان تھا۔ میں تعجب سے دیکھتا اور ان کے ساتھ چلتا رہا یہاں تک کہ ہم ایک دکان پر پہنچ گئے۔ انہوں نے دکاندار سے سپینش زبان میں کچھ کہا۔ اس نے دکان کے تختے کے نیچے سے کواڑ کھول کر ایک ریڑھی نکالی۔ اندر سے ایک بکچا دیا جس میں عطر وغیرہ کا سامان تھا۔ پھر ایک اور تھیلا دیا جس میں کچھ لٹریچر تھا جسے انہوں نے ریڑھی میں سجایا اور میڈرڈ (عربی میں اسے مدرید کہتے ہیں) کے ایک چوک میں لے جا کر آواز بلند کرنی شروع کی۔ ایک پرانی طرز کا عطر سپرے کرنے والا پمپ ان کے پاس تھا یعنی ربڑ کا ایک گولا سا تھا جس کو دبا کر عطر سپرے کرتے تھے۔ وہ اپنی طرف توجہ دلانے کے لئے آواز بلند کرتے جاتے تھے۔ اور راہ گیروں پر عطر سپرے کرتے تھے۔ چنانچہ اس اثناء میں میں نے دیکھا بہت سے راہ گیر اس دلچسپ نظارہ سے متاثر ہو کر اور کچھ ایشیائی خوشبو سے اثر لے کر وہاں کھڑے ہو گئے۔ اس طرح جب ایک مجمع لگ گیا تو انہوں نے سپینش زبان میں کہا اس کا بعد میں ترجمہ کر کے بتایا وہ یہ تھا کہ بھائیو! آج میں تمہارے اوپر ایک خوشبو چھڑک رہا ہوں اور میں ایک خوشبو بیچنے والا انسان ہوں۔ تم میں سے جس کو پسند آئے گی وہ خرید کر چلا جائے گا لیکن میرا فرض ہے کہ اس خوشبو کی بعض کمزوریاں بھی تمہیں بتاؤں۔ یہ خوشبو عارضی ہے۔ آج نہیں تو کل تمہارے کپڑوں سے زائل ہو جائے گی۔ بہت دیر بھی لگی تو پھر بھی تمہارے کپڑوں سے ڈھل جائے گی اور اس کا کوئی نشان باقی نہیں رہے گا۔ لیکن میرے پاس ایک اور خوشبو بھی ہے جسے میں بیچنے کے لئے مفت دینے کے لئے آیا ہوں۔ اور وہ ایک ایسی خوشبو ہے جس کا اثر موت کے بعد بھی زائل نہیں ہوتا بلکہ ہمیشہ ہمیش کے لئے تمہارے ساتھ چلے گی۔ یہ اسلام کی خوشبو ہے۔ اگر کسی کے دل میں دلچسپی پیدا ہو تو شوق سے میں اسے دعوت دیتا ہوں۔ یہ میرا کارڈ ہے اسے لے لیں۔ پبلک میں یہاں تو مجھے اجازت نہیں کہ اسلام کے بارہ میں آپ کو کچھ کہوں۔ آپ جب چاہیں ہمارے گھر تشریف لائیں میں آپ سے گفتگو کروں گا اور اگر کوئی دوست

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجھے اپنا کارڈ دینا چاہیں تو وہ شوق سے مجھے کارڈ دے جائیں۔ چنانچہ کچھ لوگ تو بڑبڑاتے ہوئے وہاں سے چلے گئے اور کچھ لوگوں نے کارڈ (EXCHANGE) تبدیل کئے اور اس کے بعد پھر شام کو کبھی کسی کا فون آیا اور کبھی کسی کا۔ انہوں نے ملاقات کے لئے وقت مانگا۔

مخالفت کی آندھیاں محبت کی صدائیں

غرض اس تمام عرصہ میں اُن کو تھانے بھی پڑے۔ ان کو تکلیفیں بھی آئیں ان کو تھانے بلا کر کئی کئی دن محبوس رکھا گیا۔ ان کے چھوٹے سے حجرے پر حملے بھی ہوئے۔ میں نے خود اپنی آنکھوں سے اُن کے BATTERD DOOR یعنی اینٹیں اور روڑے مار مار کر دروازہ توڑنے کے نشان دیکھے۔ جب کسی پادری کو یہ علم ہوتا تھا۔ کہ کوئی مسلمان ہوگیا ہے تو وہ مشتعل ہو جاتا اور اپنا ایک گروہ لے کر حملہ آور ہوتا تھا۔ کبھی اُن کو پولیس کے پاس لے جاتے تھے۔ انہوں نے یہ ساری تکلیفیں اٹھائیں لیکن اسلام کی تبلیغ کا کام جاری رکھا اللہ تعالےٰ نے انہیں یہ ملکہ عطا فرمایا تھا کہ میٹھی زبان کے ساتھ اور پیار کے ساتھ لوگوں کے دلوں میں گھر کرتے چلے جارہے تھے۔ چنانچہ ۱۹۴۵ء سے لے کر ۱۹۵۷ء تک انہوں نے سپین میں ایک خاص مقام پیدا کر لیا تھا۔ وہاں کے بڑے بڑے سیاستدانوں، رؤسا، حکومت کے افسران اور انٹیلی جینشیا۔ پروفیسر و کلاء وغیرہ کے طبقہ میں خوب اچھی طرح معروف اور متعارف ہو چکے تھے۔ جب میں بازار میں ان کے ساتھ شاپنگ کے لئے گیا تو میں نے دیکھا کہ تقریباً ہر موڑ پر اور ہر چند قدم پر ان کو سلام پڑتے تھے۔ پس ایک طرف وہ نفرتیں تھیں اور دوسری طرف وہ محبتیں تھیں جن کی وجہ سے نفرتیں آہستہ آہستہ محبتوں میں تبدیل ہو رہی تھیں۔ یہ دونوں نظارے میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھے اور قرآن کریم کی اس آیت کی صداقت کا مشاہدہ کیا

اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَكَ وَبَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ۔ (حٰمٓ السجدۃ آیت : ۳۵)

کہ دیکھو ہم تمہیں نصیحت کرتے ہیں جس میدان میں تم نے قدم رکھا ہے یہ روحانی جہاد کا میدان ہے جس میں تمہیں لازماً ہر برائی کا بدلہ حُسن اور احسان کے ساتھ دینا پڑے گا اگر تم اس بات پر قائم ہو گئے تب فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَكَ وَبَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ تو پھر یقیناً تم دیکھو گے کہ وہ جس کو تم سے دشمنی تھی وہ جاں نثار دوست میں تبدیل ہونا شروع ہو جائے گا۔ چنانچہ یہ عظیم نظارہ بھی میں نے اپنی آنکھوں سے اس زمانہ میں دیکھا اور حقیقت یہ ہے کہ ایک موقع پر یہی ان کا اثر اور یہی حُسن خلق تھا جو میرے کام آیا اور مجھے سپین کی پولیس سے آزادی دلوائی اور یہ بھی سپین میں جماعت احمدیہ کی تاریخ کا ایک دلچسپ واقعہ ہے۔

فرسٹ کلاس کی قید

میں جب سپین آیا تو مجھے کرم الٰہی ظفر صاحب نے بڑی نصیحت کی کہ یہ ملک ہے تو بظاہر یورپین لیکن اخلاقی لحاظ سے بہت گرا ہوا ملک ہے یہاں اتنے جیب کترے ہیں کہ کسی دوسرے ملک میں اتنے نہیں ہوں گے اس لئے اپنے DOCUMENTS یعنی ضروری کاغذات وغیرہ کی حفاظت کرنا۔ پیسے تو چلو غائب ہو گئے تو پھر آ بھی جائیں گے لیکن اہم کاغذات کے بغیر چارہ نہیں ہے۔ چنانچہ انہوں نے مجھے اتنا ڈرایا کہ جب میں غرناطہ میں الحمراء دیکھنے گیا تو پاسپورٹ گھر چھوڑ گیا انہوں نے مجھے ڈرایا تو بہت لیکن یہ بتانا بھول گئے کہ ہر گاڑی میں پولیس چیک کرتی ہے۔ چنانچہ ابھی میں گاڑی میں جا کر بیٹھا ہی تھا تو دیکھا کہ پولیس والے آگئے ہیں انہوں نے کہا جناب نکالیں اپنے ڈاکومنٹس (DOCUMENTS) اشاروں میں سپینش کے ایک دو لفظوں کا تو پتہ لگ ہی جاتا تھا۔ میں نے معذرت کی۔ میرے ایک دوست میر محمود احمد صاحب جو میرے عزیز بھی تھے میرے ساتھ سفر کر رہے تھے۔ انہوں نے پاسپورٹ نکال لیا تو مجھے انہوں نے کہا کہ اب تو تمہیں قید کرنا پڑے گا اور یہاں کوئی جیل نہیں ہے۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم ہمارے ساتھ آؤ فرسٹ کلاس کے ڈبہ میں خالی جگہ تھی مجھے تھرڈ کلاس سے اٹھا کر فرسٹ کلاس میں قید کر دیا گیا۔ بڑی اچھی رات گزری۔ سات آٹھ گھنٹے ریل کا سفر بڑے مزے سے کٹ گیا۔ غرناطہ پہنچے تو انہوں نے مجھے ایک تھانے میں پہنچا دیا۔ میں نے ان سے کہا میں تو الحمراء دیکھنے آیا ہوں یہ تم نے میرے ساتھ کیا قصہ کیا ہے لیکن پولیس اہلکار نہ میری بات سمجھے نہ میں اس کی سمجھوں۔ آخر اتفاق سے ایک سپاہی تھا یا کوئی مقامی آدمی تھا اس نے مجھے بتایا کہ یہاں ایک امریکن ہوٹل ہے اس میں ایک ترجمان بہت اچھا موجود ہے۔ کہو تو اس کو بلوا دوں میں نے کہا ضرور بلواؤ چنانچہ جب امریکن ترجمان کو بلوایا گیا تو میں نے کہا کہ مجھے اور کچھ نہیں چاہیئے میڈرڈ فون کرو وہاں ہمارے ایک دوست ہیں کرم الٰہی ظفر ان سے میری بات کروا دو۔ اس نے فون کیا میں نے انہیں کہا کہ یہ واقعہ ہوا ہے۔ اس پر زیادہ سے زیادہ آدھا گھنٹہ گزرا ہوگا میڈرڈ سے پولیس چیف کا فون آیا جو سارے سپین کا چیف تھا اور وہ اتنا مشتعل تھا اس بات پر کہ میں نے تو صرف پولیس افسر کی یہ حرکت دیکھی کہ سر سے پاؤں تک کانپ رہا تھا اور بات اُس سے کرتا تھا اور سلوٹ مجھے مارتا تھا اور نہایت عاجزی اور گریہ و زاری کے ساتھ مجھ سے اس نے معافی مانگی اور بڑی عزت کے ساتھ ایک آدمی کو میرے ساتھ بھیجا کہ ان کو سارا الحمراء دکھا لاؤ۔ یہ زمانہ میں مجھے یاد ہے۔

مسجد بشارت کی تعمیر اور اس کا پس منظر

غرض اس پس منظر میں ہم نے وہاں مسجد بنائی۔ مسجدیں تو بنتی رہتی ہیں اور اگر ظلم کا شکار ہو کر کھنڈرات میں تبدیل نہ ہوں تو MONUMENTS (مانومنٹس) یعنی یادگاروں میں تبدیل ہو جایا کرتی ہیں۔ جب نمازی نہ رہیں تو یہ ماضی کی شان و شوکت کی داستانیں بن جایا کرتی ہیں اور دیکھنے والوں کے لئے ایک نظارہ عبرت پیدا کرتی ہیں اور بس۔ مگر اس مسجد میں ایک خاص بات ہے اور وہ یہ کہ مسجد انتہائی درد ناک پس منظر میں اور بڑی قربانیوں کے نتیجہ بنائی گئی اور یہی وجہ ہے کہ اگرچہ ہم باہر کی دنیا میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہزارہا مسجدیں تعمیر کر چکے ہیں اور کرتے چلے جا رہے ہیں لیکن ان کا ایسا ذکر آپ نے نہیں سنا۔ جتنا اس مسجد کا ذکر سنا ہے۔

یہ مسجد جب تعمیر کی گئی اس سے دو سال پہلے تک یعنی تعمیر کے آغاز سے دو سال پہلے تک سپین میں وہی سختی کا عالم طاری تھا جس کا ذکر میں نے پہلے کیا ہے کسی کو اجازت نہیں تھی یہاں تک کہ پروٹسٹنٹ عیسائیوں کو بھی کوئی عمارت تعمیر کرنے کی اجازت نہیں تھی اُس وقت میرے پیش رو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالےٰ وہاں تشریف لے گئے تو کرم الٰہی ظفر صاحب نے بڑے درد کے ساتھ یہ کہا کہ اتنی مدت ہو گئی ہے میں تبلیغ کر رہا ہوں۔ ایک طرف سے مسلمان ہو رہے ہیں اور دوسری طرف سے مرکزی مشن ہاؤس اور مسجد نہ ہونے کی وجہ سے نتائج بھی ہوتے چلے جا رہے ہیں اس لئے اگر آپ مستقل طور پر حقیقتاً اس قوم کو تبدیل کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے ایک مرکز کا قیام ضروری ہے اور پھر یہ بھی کہا کہ اس قوم کے حالات سے مجھے اندازہ ہے کہ بیس سال بعد شاید اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے دے تو ہم مسجد بنا لیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالےٰ کے دل پر اس کا بہت گہرا اثر ہوا۔ آپ نے رات کو بڑے درد کے ساتھ دعا کی تو اللہ تعالےٰ نے آپ کو خوشخبری دی کہ بیس سال دور کی بات ہے ہم بہت جلد وہ سامان پیدا کر دیں گے۔ جن سے تمہارے دل کی آرزوئیں پوری ہو جائیں گی۔ آپ نے صبح کرم الٰہی ظفر کو بلا کر کہا کہ تمہیں خوشخبری ہو اللہ تعالےٰ نے مجھے فرمایا ہے کہ ہم بہت جلد تمہارے لئے خوشخبری کے سامان پیدا کرنے والے ہیں۔

مسجد کی افتتاحی تقریب ماضی کی حسین یادیں

چنانچہ اس واقعہ کے بعد جب آپ واپس آگئے تو اس کے تھوڑے ہی عرصہ کے اندر سپین کی حکومت بدل گئی۔ سپین کی تاریخ میں پہلی مرتبہ مذہبی آزادی کا اعلان کیا گیا۔ اس اعلان کے نتیجہ میں نہ صرف مسلمانوں کو بلکہ دنیا کے دوسرے مذاہب اور فرقوں کو بھی وہاں داخل ہونے کی اور کھلم کھلا اظہار رائے کی اجازت دی گئی۔ جوں ہی یہ اعلان ہوا مسجد کے لئے زمین کی تلاش اور مسجد کی تعمیر کی تیاریاں شروع کر دی گئیں۔ دو سال کے عرصہ میں یہ مسجد مکمل ہوئی لیکن اللہ تعالےٰ کو یہی منظور تھا کہ جس نے اس مسجد کی بناء ڈالی تھی اس کے مقدر میں اس کا افتتاح کرنا نہیں تھا۔ ہر انسان کا ایک وقت مقرر ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالےٰ کا بھی ایک وقت مقرر تھا۔ خدا نے آپ کی یہ آرزو پوری کر دی کہ اپنے ہاتھ سے اس کی بناء ڈالیں اور یہ نظارہ بھی دکھا دیا کہ آپ کی زندگی میں یہ مسجد مکمل ہو گئی لیکن اس کے افتتاح کی توفیق مجھے عطا فرمائی۔ ہم موت و حیات کا ایک مختلف فلسفہ پیش نظر رکھتے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ انسان عارضی طور پر ایک ہیئت تو بدلتا ہے لیکن موت ان معنوں میں اس پر طاری نہیں ہوتی جن معنوں میں پتھر اور پہاڑ اور دوسری مادی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چیزیں مردہ کہلاتی ہیں۔ ہمارے نقطۂ نظر سے انسان خدا کے فضل سے ایک دائمی زندگی پاتا ہے۔ اس لئے صرف جگہ یا شکل بدلنے کا نام موت ہے۔ پس میں یقین کرتا ہوں اور اس وقت بھی جس وقت میں مسجد کا افتتاح کر رہا تھا میرے دل سے نہ صرف دعا اٹھ رہی تھی بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رح کے ساتھ ایک قلبی رابطہ قائم تھا۔ چونکہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اصدق الصادقین ہیں۔ آپ نے ہمیں یہ خبر دی تھی کہ تمہاری نیکیوں اور نیک اعمال کی خبر تمہارے عزیزوں کو خدا اس دنیا میں پہنچاتا رہتا ہے اور یہ واضح ارشاد فرمایا تھا کہ تم مجھ پر جو درود اور سلام بھیجو گے وہ ہمیشہ مجھے پہنچتے رہیں گے ان معنوں میں کہ روحانی طور پر آپ زندہ ہیں اور زندہ رہیں گے اور محبت اور پیار سے جو درود اور سلام مجھے بھیجے جائیں گے وہ مجھ تک پہنچیں گے۔ پس اس یقین کے ساتھ اگرچہ آنکھیں آب دیدہ تھیں لیکن دل اس لحاظ سے خوش بھی تھا کہ یقیناً آپ کی روح ابدی دنیا میں مسرت محسوس کر رہی ہوگی۔

پاک تبدیلی کیلئے
قوتِ قدسیہ ضروری ہے!

يَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ (اعراف)

ترجمہ: نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم لوگوں کے بوجھ جو ان پر لادے ہوئے تھے اور طوق جو ان کے گلوں میں ڈالے ہوئے تھے وہ ان سے دور کرتا ہے۔

اس آیت کریمہ کا مفہوم بیان کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تعلیم کتاب کے بعد اور اس کی حکمت بیان فرمانے کے بعد آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قوت قدسیہ کے ساتھ اور ذاتی مساعی کے نتیجہ میں قوم کو ان مصیبتوں سے نجات بخش رہے ہیں جن مصیبتوں میں وہ قوم خود صدیوں سے مبتلا ہے اور یہ پہلو بہت ہی عظیم الشان حکمت کا پہلو ہے جو تمام مربیان کے لئے اختیار کرنا ضروری ہے۔۔۔ جماعت احمدیہ کو اس آیت نے یہ مضمون سکھایا کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم محض تعلیم کی حد تک نہیں رہے بلکہ ایک پاک نمونہ قائم کیا اور اس قوتِ قدسیہ سے کام لیا جو پاک نمونہ اور دعاؤں کے امتزاج سے پیدا ہوتی ہے۔ جب آسمان سے دعا کی قبولیت ہوتی ہے اور پاک نمونہ انسانی اعمال کی شکل میں ظاہر ہو رہا ہوتا ہے تو اس امتزاج کے نتیجہ میں ایک تیسری قوت پیدا ہو جاتی ہے جس کو قوتِ قدسیہ کہا جاتا ہے۔ اس قوت قدسیہ کے بغیر دنیا میں کبھی کوئی پاک تبدیلی پیدا نہیں ہوئی نہ پیدا ہو سکتی ہے"۔ (الفضل ۲۱ نومبر ۱۹۸۲ء)

(تقاریر اصلاح و ارشاد)

۳۱ مارچ سے پہلے ادائیگی کا ثواب

مجاہدین تحریک جدید سے درخواست ہے کہ فاستبقوا الخیرات کے پیش نظر اپنے وعدہ کی ادائیگی ۳۱ مارچ سے پہلے فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ارشاد کے مطابق اس تاریخ تک ادا کرنے والے مجاہدین سابقون میں شمار ہوتے ہیں۔

(وکیل المال اوّل)

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

اور تعریف کئے جاتے ہیں اور بدگوئی نہیں کئے جاتے ہیں اور لوگ ان کی طرف دوڑتے ہیں اور وہ (متروک کی طرح) چھوڑے نہیں جاتے۔ آگ میں داخل کئے جاتے ہیں مگر نہ ہلاک کرنے کے لئے اور دریا میں داخل کئے جاتے ہیں مگر نہ ہلاک کرنے کے لئے۔ بلکہ ابتلاء کے وقت خدا تعالےٰ ان کے نوروں کو ظاہر فرماتا ہے۔ پھر ان کے دشمنوں کو قسما قسم کی رسوائی سے ہلاک کرتا ہے۔" (حجۃ اللہ ص۵۰، ۵۱ طبع اول)

قائد تعلیم
مجلس انصار اللہ
مرکزیہ ربوہ

تبرکات از انفاخ قدسیہ

راہِ سلوک میں مبارک قدم دو گروہ ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"راہ سلوک میں مبارک قدم دو گروہ ہیں۔ ایک دین الحجائز والے جو موٹی موٹی باتوں پر قدم مارتے ہیں۔ مثلاً احکام شریعت کے پابند ہو گئے اور نجات پا گئے۔ دوسرے وہ جنہوں نے آگے قدم مارا۔ ہرگز نہ تھکے اور چلتے گئے حتیٰ کہ منزل مقصود تک پہنچ گئے لیکن نامراد وہ فرقہ ہے کہ دین الحجائز سے تو قدم آگے رکھا لیکن منزل سلوک کو طے نہ کیا وہ ضرور دہریہ ہو جاتے ہیں جیسے بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم تو نمازیں بھی پڑھتے رہے چلہ کشی بھی کیں لیکن فائدہ کچھ نہ ہوا۔" (انفاخ قدسیہ ص۱۷)

وقفِ جدید کا مقصد

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"ہمیں۔۔۔۔۔۔۔ چاروں طرف رشد و اصلاح کا جال پھیلانا پڑے گا۔ یہاں تک کہ پنجاب کا کوئی گوشہ اور کوئی مقام ایسا نہ رہے جہاں رشد و اصلاح کا کوئی شاخ نہ ہو۔" (فرمودہ ۳ فروری ۱۹۵۸ء)

احباب سے درخواست ہے کہ اس مقصد کے پورا کرنے کے لئے اپنی خدمات وقفِ جدید کے تحت وقف فرمائیں اور بطور معلم وقفِ جدید کام کی سعادت حاصل فرمائیں۔

(ناظم مال وقفِ جدید ربوہ)

لوگ کثرت سے اس ثواب میں شامل ہوں!

"بیوت الحمد" کی تحریک کے بارہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

"اگر زیادہ کثرت کے ساتھ دوست شامل ہونا چاہتے ہوں تو ضرور شامل ہوں کیونکہ یہ بہت ہی مبارک تحریک ہے جو لوگ بھی ان مکانوں میں رہیں گے خدمت کرنے والوں کو ہمیشہ ان کی دعائیں پہنچتی رہیں گی۔ اس لئے اس تحریک میں کم سے کم روپیہ کے لئے میں کوئی حد مقرر نہیں کرتا۔ اگر کوئی دوست چار آنے دے کر بھی اس میں شامل ہونا چاہے تو سیکرٹریان مال اس کے چار آنے بھی قبول کر لیں۔ جو بھی کوئی دے سکتا ہے وہ قبول کر لیا جائے۔ تاکہ لوگ کثرت سے اس ثواب میں شامل ہوں۔"

(سیکرٹری بیوت الحمد سوسائٹی ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت کو جذب کرنے کا ذریعہ ہے: (ناظر بیت المال آمد)

آسٹریلیا کی قدیم زبانوں کا اُمّ الالسنہ عربی سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چولی دامن کا ساتھ ہے

جامعہ احمدیہ میں مکرم شیخ محمد احمد صاحب مظہر کا محققانہ لیکچر

دینی تعلیم کے معروف ادارے جامعہ احمدیہ ربوہ کی مجلس علمی اکثر و بیشتر ایسی علمی مجالس کا اہتمام کرتی رہتی ہے جن میں اہل قلم اور اہل علم حضرات اپنے علمی، تحقیقی مقالے پڑھتے اور معلومات افزا لیکچر دیتے ہیں۔ ایسی ہی ایک مجلس مورخہ ۸ مارچ شام ساڑھے تین بجے جامعہ احمدیہ کے ہال میں منعقد ہوئی جس میں محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر ضلع فیصل آباد نے "آسٹریلیا کی قدیم زبانیں اور ام الالسنہ عربی" کے موضوع پر لیکچر دیا۔ جس میں آپ نے یہ ثابت فرمایا کہ آسٹریلیا کی قدیم زبانوں پر عربی کی چھاپ لگی ہوئی ہے اور فصاحت و بلاغت میں یہ زبانیں عربی زبان کا پرتو ہیں۔ محترم شیخ صاحب ماہر علم لسانیات ہیں اور اب تک پچاس زبانوں پر تحقیق کا کام کر چکے ہیں۔

اس مجلس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ عبدالحلیم صاحب نے کی جس کے بعد محترم شیخ صاحب موصوف نے طلباء جامعہ احمدیہ سے خطاب فرمایا۔

آپ نے اپنے لیکچر کے آغاز میں آسٹریلیا کی تاریخ کا مختصراً ذکر فرمایا اور بتایا کہ آسٹریلیا کے اصل باشندوں کے بارے میں حقائق پر مبنی تحقیق مفقود ہے تاہم موجودہ تحقیق کے مطابق ABORIGINES آج سے قریباً سترہ ہزار سال قبل آسٹریلیا کے شمال میں آباد ممالک مثلاً برما وغیرہ سے نقل مکانی کرتے ہوئے آسٹریلیا میں آکر آباد ہوئے اس لئے یہ لوگ آسٹریلیا کے اصل باشندے نہیں ہیں۔ محترم شیخ صاحب کی تحقیق کے مطابق تسمانیہ (جو آسٹریلیا کا ایک صوبہ ہے) کے باشندے قدیمی اور اصلی ہیں۔

آپ نے مزید بتایا کہ جب انگریزوں نے وہاں قدم جمانے شروع کئے اس وقت ان قدیمی باشندوں کی تعداد تین لاکھ تھی جن میں سے ڈھائی لاکھ کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ آپ نے کہا کہ آسٹریلیا میں چھ سو قبائل آباد تھے اور ہر قبیلہ کی اپنی جدا زبان تھی اور جب یہ قبائل جبر و تشدد کا شکار بنے تو بعض قبائل صفحۂ ہستی سے ہی مٹ گئے اور ان کے ساتھ ان کی زبانیں بھی ختم ہو گئیں۔

آپ نے مختلف ماہرین علم لسانیات کے حوالے سے بتایا کہ ان قدیمی باشندوں کی زبانیں بہت ترقی پذیر زبانیں تھیں اور ان میں وہی قوت موجود ہے جو انگریزی اور فرانسیسی زبان میں ہے۔ نیز یہ زبانیں اپنے اندر ایجاز و اختصار کی خصوصیات بھی رکھتی ہیں۔

ان زبانوں کا عربی سے موازنہ کرتے ہوئے محترم شیخ صاحب نے فرمایا کہ عربی زبان کا اثر ان زبانوں پر بہت زیادہ ہے اور ان زبانوں کا عربی سے چولی دامن کا ساتھ ہے اور یہ زبانیں فصاحت و بلاغت میں عربی زبان کا پرتو اس طرح ان کی یہ بھی خصوصیت ہے کہ عربی کی طرح ان میں بھی کثرت سے مترادفات پائے جاتے ہیں اس لحاظ سے یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ یہ بھی عربی ہی کی ایک شاخ ہیں۔

آخر میں آپ نے مثال کے طور پر چند الفاظ قدیمی آسٹریلوی زبان کے بیان فرمائے جن کا مادہ عربی سے اخذ کیا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ مثلاً آسمان کے لئے ارفلک کا لفظ آسٹریلوی زبان میں پایا جاتا ہے۔ اسی طرح ایک لفظ BANA-NA ہے جس کے معنی ہیں تعمیر کرنا اور یہ لفظ عربی زبان کے ہم معنی لفظ بنا سے مشتق ہے۔ اسی طرح A-CARR کا لفظ بیوی کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے جو عربی لفظ قرین سے قریب تر ہے۔

آخر میں اسسٹنٹ سیکرٹری مکرم ظفر اللہ خان طاہر صاحب کی درخواست پر محترم شیخ صاحب نے دعا کروائی اور یہ مجلس اختتام پذیر ہوئی۔۔۔

آل پاکستان احمدیہ کبڈی ٹورنامنٹ

مورخہ ۵ تا ۷ اپریل بروز جمعرات جمعہ، ہفتہ انشاء اللہ آل پاکستان احمدیہ کبڈی ٹورنامنٹ منعقد ہوگا۔

قائدین اضلاع سے درخواست ہے کہ وہ جلد از جلد اپنی ٹیموں کے اسماء سے مطلع فرمائیں۔ اس ٹورنامنٹ میں صرف احمدی کھلاڑی حصہ لے سکیں گے امراء اضلاع و مربیان اضلاع سے تعاون کی درخواست ہے۔

(صدر آل پاکستان احمدیہ کبڈی ٹورنامنٹ)

جماعت احمدیہ لاہور کا جلسہ یوم مسیح موعودؑ

جماعت احمدیہ لاہور کا جلسہ یوم مسیح موعودؑ مورخہ ۲۳ مارچ ۱۹۸۴ء بروز جمعہ صبح دس بجے مسجد احمدیہ دارالذکر میں منعقد ہوگا۔

مستورات کے لئے بھی انتظام ہوگا جملہ احباب جماعت لاہور سے شرکت کی درخواست ہے۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ لاہور)

لجنہ مقامی ربوہ کا جلسہ یوم مسیح موعودؑ

لجنہ اماء اللہ مقامی ربوہ انشاء اللہ تعالیٰ ۲۴ مارچ بروز ہفتہ جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کر رہی ہے۔ مستورات ربوہ سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ جلسہ میں شامل ہو کر کارروائی جلسہ سنیں۔

(ناصرہ بیگم صدر لجنہ ربوہ)

تقریب شادی

میرے بیٹے عزیزم عبدالسلام کا نکاح عزیزہ نامزد شاہین بنت عبدالستار صاحب خادم آف گوجرانوالہ سے مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولانا دین محمد صاحب شاہد مربی سلسلہ راولپنڈی نے مورخہ ۱۰ فروری بروز جمعۃ المبارک بمقام گوجرانوالہ چھاؤنی پڑھا۔ اسی دن تقریب رخصتانہ بھی عمل میں آئی۔

دعا کریں کہ خدا تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت فرمائے۔ لڑکا محترم میاں اللہ بخش صاحب مرحوم کا پوتا ہے۔

(بیگم میاں عبدالحمید صاحب مرحوم ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر)

اعانت الفضل

مکرم ڈاکٹر مسعود احمد صاحب مجوکہ آف ملتان چھاؤنی نے 160/- روپے برائے اعانت الفضل بھجوائے ہیں۔

اللہ تعالیٰ موصوف کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے اور اپنے فضل سے نوازے

(مینیجر الفضل)

اکسیر سرکن
جانوروں کا پیشاب کے ساتھ خون آنا۔
فی پیکٹ -/۳، درجن -/۲۷
گرس ۳۰۲/۴۰
بونس علاوہ: تفصیلات کے لئے
کیوریٹو وٹرنری کمپنی
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون ۶۰۶/۶۰۷

خوبصورت • پائیدار • سبک رفتار
جی ایف سی گارنٹی شدہ پنکھے (رجسٹرڈ)
ملتے جلتے ناموں سے دھوکہ نہ کھائیں۔ پنکھا خریدتے وقت ہمارا ٹریڈ مارک 31812 اور ڈیلر شپ سرٹیفکیٹ ضرور دیکھ لیں
TRADE MARK GFC FAN
ربوہ میں واحد ڈیلر
پاک آئرن سٹور گولبازار ربوہ